

جب وہ دوسری فکروں سے فارغ البال اور چونچال ہو اس وقت اس سے عبادت کا کام لو۔ مگر جو واجب عبادتیں ہیں ان کی بات دوسری ہے۔ انہیں تو بہر حال ادا کرنا ہے اور وقت پر بجالانا ہے۔

اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ موت تم پر آپڑے اس حال میں کہ تم اپنے پروردگار سے بھاگے ہوئے دنیا طلبی میں لگے ہو، اور فاسقوں کی صحبت سے بچے رہنا، کیونکہ برائی برائی کی طرف بڑھا کرتی ہے اور اللہ کی عظمت و توقیر کا خیال رکھو، اور اس کے دوستوں سے دوستی کرو اور غصے سے ڈرو، کیونکہ یہ شیطان کے لشکروں میں سے ایک بڑا لشکر ہے والسلام۔

--☆☆--

### مکتوب (۷۰)

والی مدینہ سہل ابن حنیف ا نصاری کے نام مدینے کے کچھ باشندوں کے بارے میں جو معاویہ سے جا کر مل گئے تھے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے یہاں کے کچھ لوگ چپکے چپکے معاویہ کی طرف کھسک رہے ہیں۔ تم اس تعداد پر کہ جو نکل گئی ہے اور اس کمک پر کہ جو جاتی رہی ہے ذرا افسوس نہ کرو۔ ان کے گمراہ ہوجانے اور تمہارے اس قلق و اندوہ سے چھٹکارا پانے کیلئے یہی بہت ہے کہ وہ حق و ہدایت کی طرف سے بھاگ رہے ہیں اور جہالت و گمراہی کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

یہ دنیا دار ہیں جو دنیا کی طرف جھک رہے ہیں اور اسی کی طرف تیزی سے لپک رہے ہیں۔ انہوں نے عدل کو پہچانا، دیکھا، سنا اور محفوظ کیا اور اسے خوب سمجھ لیا کہ یہاں حق کے اعتبار سے سب برابر سمجھے جاتے ہیں، لہذا وہ ادھر بھاگ کھڑے ہوئے جہاں جنبہ داری و

عَفْوَهَا وَ نَشَاطَهَا، إِلَّا مَا كَانَ مَكْتُوبًا عَلَيْكَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ قَضَائِهَا وَ تَعَاهُدِهَا عِنْدَ مَحَلِّهَا.

وَ إِيَّاكَ أَنْ يَنْزِلَ بِكَ الْمَوْتُ وَ أَنْتَ ابْنٌ مِنْ رَبِّكَ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْفُسَاقِ، فَإِنَّ الشَّرَّ بِالشَّرِّ مُلْحَقٌ، وَ وَقِّرِ اللَّهَ، وَ أَحِبَّ أَحِبَّاءَهُ، وَ احْذَرِ الْغَضَبَ، فَإِنَّهُ جُنْدٌ عَظِيمٌ مِنْ جُنُودِ إِبْلِيسَ، وَ السَّلَامُ.

-----☆☆-----

### (۷۰) وَمِنْ كِتَابِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفِ الْأَنْصَارِيِّ، وَ هُوَ غَامِلُهُ عَلَى الْمَدِينَةِ فِي مَعْنَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِهَا لِحُفْوَا بِمَعَاوِيَةَ:

أَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِمَّنْ قَبْلَكَ يَتَسَلَّلُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَلَا تَأْسَفْ عَلَى مَا يَفْعُوْكَ مِنْ عَدَدِهِمْ، وَيَذْهَبُ عَنْكَ مِنْ مَدَدِهِمْ، فَكُفَى لَهُمْ غِيًّا، وَ لَكَ مِنْهُمْ شَافِيًّا، فِرَارُهُمْ مِنَ الْهُدَى وَ الْحَقِّ، وَ إِضَاعُهُمْ إِلَى الْعُلَى وَ الْجَهْلِ.

وَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُ دُنْيَا، مُقْبِلُونَ عَلَيْهَا وَ مُهْطِعُونَ إِلَيْهَا، قَدْ عَرَفُوا الْعَدْلَ، وَ رَأَوْهُ وَ سَمِعُوهُ وَ وَعَوْهُ، وَ عَلِمُوا أَنَّ النَّاسَ عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ أَسْوَةٌ، فَهَرَبُوا إِلَى الْأَثَرَةِ،

تخصیص برتی جاتی ہے۔

خدا کی قسم! وہ ظلم سے نہیں بھاگے اور عدل سے جا کر نہیں چمپے، اور ہم امید وار ہیں کہ اللہ اس معاملہ کی ہر سختی کو آسان اور اس سنگلاخ زمین کو ہمارے لئے ہموار کرے گا، ان شاء اللہ۔ والسلام

--☆☆--

### مکتوب (۷۱)

منذر ابن جارود عبدی کے نام، جبکہ اس نے خیانت کی بعض ان چیزوں میں جن کا انتقام آپ نے اس کے سپرد کیا تھا:

واقعہ یہ ہے کہ تمہارے باپ کی سلامت روی نے مجھے تمہارے بارے میں دھوکا دیا۔ میں یہ خیال کرتا تھا کہ تم بھی ان کی روش کی پیروی کرتے اور ان کی راہ پر چلتے ہو گے، مگر اچانک مجھے تمہارے متعلق ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم اپنی خواہش نفسانی کی پیروی سے ہاتھ نہیں اٹھاتے اور آخرت کیلئے کوئی توشہ باقی رکھنا نہیں چاہتے۔ تم اپنی آخرت گنوا کر دنیا بنا رہے ہو اور دین سے رشتہ توڑ کر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر رہے ہو۔

جو مجھے معلوم ہوا ہے اگر وہ سچ ہے تو تمہارے گھر والوں کا اونٹ اور تمہاری جوتی کا تسمہ بھی تم سے بہتر ہے۔ جو تمہارے طور طریقے کا آدمی ہو وہ اس لائق نہیں کہ اس کے ذریعہ کسی رخنہ کو پاٹا جائے یا کوئی کام انجام دیا جائے یا اس کا رتبہ بڑھایا جائے، یا اسے امانت میں شریک کیا جائے یا خیانت کی روک تھام کیلئے اس پر اطمینان کیا جائے۔ لہذا جب میرا یہ خط ملے تو فوراً میرے پاس حاضر جاؤ۔ ان شاء اللہ۔

فَبَعْدًا لَهُمْ وَ سَحَقًا.

إِنَّهُمْ وَ اللَّهُ! لَمْ يَنْفِرُوا مِنْ جَوْرٍ وَ لَمْ يَلْحَقُوا بِعَدْلِ، وَ إِنَّا لَنَنْطَعُ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنْ يُذِلَّ اللَّهُ لَنَا صَعْبَهُ، وَ يُسَهِّلَ لَنَا حَزَنَهُ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَ السَّلَامُ.

-----☆☆-----

### (۷۱) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ، وَ قَدْ خَانَ فِي بَعْضِ مَا وَ لَّاهُ مِنْ أَعْمَالِهِ:

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ صَلَاحَ أَبِيكَ غَرَبِي مِنْكَ، وَ ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَتَّبِعُ هَدْيَهُ، وَ تَسْلُكُ سَبِيلَهُ، فَإِذَا أَنْتَ فِيمَا رُحِّي إِلَيَّ عَنكَ، لَا تَدْعُ لِهَوَاكَ انْقِيَادًا، وَ لَا تُبْقِي لِأَخْرَتِكَ عِتَادًا، تَعْمُرُ دُنْيَاكَ بِخَرَابِ أَخْرَتِكَ، وَ تَصِلُ عَشِيرَتَكَ بِقَطِيعَةِ دِينِكَ.

وَ لَيْسَ كَانَ مَا بَلَغَنِي عَنكَ حَقًّا، لَجَمَلِ أَهْلِكَ وَ شِسْعِ نَعْلِكَ خَيْرٌ مِنْكَ، وَ مَنْ كَانَ بِصِفَتِكَ فَلَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُسَدَّ بِهِ ثَعْرٌ، أَوْ يَنْفَذَ بِهِ أَمْرٌ، أَوْ يُعْلَى لَهُ قَدْرٌ، أَوْ يُشْرَكَ فِي أَمَانَةٍ، أَوْ يُؤْمَنَ عَلَى خِيَانَةٍ، فَاقْبَلِ إِلَيَّ حِينَ يَصِلُ إِلَيْكَ كِتَابِي هَذَا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ.